دلائل مرزا

(۴)

"ظہور مرزا"

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

"یہ سلسلہ معماریہ کے نام سے مرقع مئی ۱۹۳۱ء سے شروع ہوا ہے۔ اس میں قابل راقم نے دلائل مرزا کی تنقید شروع کی ہے۔ قسط اول مئی۔ جون۔ اگست اور ستمبر ۱۹۳۱ء میں درج ہوئی جس میں کسوف خسوف پر بحث کی ہے۔ دوسری قسط "نشانات مرزا" کے نام سے اگست ۳۲ء میں درج ہوئی۔ قسط ۳ "خلافت مرزا" کے نام سے فروری۔ مئی۔ اکتوبر اور نومبر ۱۹۳۲ء میں درج ہوئی۔

نوٹ مرزا صاحب نے ایک حدیث لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "الآیات بعد المائتین (نشانیاں دو سو سال بعد ہونگی) اس حدیث کو اپنے حق میں یوں لگایا ہے کہ دو سو سے مراد ہے ہزار سے اوپر دو سو سال۔ یعنی بارہ سو کے بعد تیرہویں صدی میں ایسے نشانات ہونگے جن سے مسیح موعود کا آنا ثابت ہوگا۔ ہمارے نامہ نگار نے اس حدیث پر بحث کی ہے جو بہت پُرلطف ہے ناظرین بغور پڑھیں۔

اطلاع مرقع بابت نومبر ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۱۴ پر دلائل مرزا کے نیچے (۴) لکھا ہے وہ غلط ہے۔ صحیح "بقیہ ۳" ہے"

ایک دلیل مرزا صاحب نے اپنے دعوے مسیحیت پر یہ پیش کی ہے:۔

"از انجملہ ایک (دلیل) یہ ہے کہ یہ عاجز (مرزا) ایسے وقت میں آیا جو وقت میں مسیح موعود آنا چاہیئے تھا کیونکہ (حدیث) الآیات بعد المائتین × × × آیات کبریٰ تیرہویں صدی میں ظہور پذیر ہونگی اس پر قطعی اور یقینی دلالت کرتی ہے کہ مسیح موعود کا تیرہویں صدی میں ظہور یا پیدائش

واقع ہو۔ بات یہ ہے کہ آیات صغریٰ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک وقت ہی سے ظاہر ہونی شروع ہوگئی تھیں۔ پس بلاشبہ آیات سے آیات کبریٰ مراد ہیں جو کسی طرح سے دو سو برس کے اندر ظاہر نہیں ہوسکتی تھیں۔ لہذا علماء کا اس بات پر اتفاق ہوگیا ہے کہ "بعد المائتین" سے مراد تیرہویں صدی ہے۔ اور الایات سے مراد آیات کبرے ہیں جو ظہور مسیح موعود اور یاجوج ماجوج وغیرہ ہیں۔ اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اسوقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعوے نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ہاں عیسائیوں نے مختلف زمانوں میں مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا تھا۔ اور کچھ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک عیسائی نے امریکہ میں بھی مسیح ابن مریم ہونے کا دم مارا تھا۔" (ص ۶۸۳ تا ۶۸۴ ازالہ اوہام)

اس تحریر میں مرزا صاحب نے بہت سے مغالطے دئے ہیں اور بکثرت کذب بیانی کی ہے۔ بلکہ اپنی تحریرات کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ یہ حدیث جو مرزا صاحب نے پیش کی ہے بلحاظ سلسلۂ سند ضعیف ہے یا صحیح۔ مرفوع ہے یا موقوف وغیرہ۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث میں ظہور آیات دو صدیوں کے بعد فرماتے جو حرف بحرف پورا ہوا۔ تیسری صدی سے اسلام پر ایسے ایسے مصائب آئے کہ قلم ان کے بیان سے تھرّاتا ہے، کلیجہ ان کی یاد سے مُنہ کو آتا ہے۔ سیکڑوں علماء حقانی محض اختلاف مسئلہ کی بنا پر تہ تیغ بے دریغ ہوئے۔ زلزلے آئے۔ طاعون پھوٹا اور شہروں کے شہر تباہ و برباد ہوگئے۔ اکثر ظالم فرمانرواؤں کے ظلم سے لکھوکھا فرزندان توحید کے خون بہائے گئے۔ حج کعبۃ اللہ تک باطنیوں نے بند کردیا۔ حجراسود اُکھاڑا گیا۔ فرقہ قرامطہ و باطنیہ کے ناپاک ہاتھوں سے جو اہل حق پر یورش ہوئی وہ ارباب تاریخ سے مخفی نہیں۔ معتزلہ نے جو جو گل کھلائے وہ اصحاب بصیرت سے

پیش نظر ہیں۔ خسف ہوئے۔ مسخ ہوئے۔ قحط اسطرح کے پڑے کہ قحط یوسفی کے مشابہ ہو گئے۔ آسمانوں سے پتھر برسے۔ حدیث نبوی کے مطابق ارض حجاز میں آگ نمودار ہوئی جو قریباً ۵۲ دن تک رہی۔ خلیفہ مستعصم باللہ کے عہد میں مرزا صاحب کے "ہم نسل" بزرگ تاتاری مغلوں نے جو جو مظالم ڈھائے وہ اوراق تاریخ پر بقلم نمایاں مرقوم ہیں۔ غرض اسی طرح کے سیکڑوں واقعات رونما ہوئے۔ مگر ہمارے قادیانی مسیح ہیں کہ صریح الفاظ حدیث "الآیات بعد المائتین" (یعنی نشانیاں دو صدیوں کے بعد شروع ہونگی) کے خلاف تیرہویں صدی مراد لیتے ہیں۔ اس طرفہ پر طرہ یہ کہ اسپر جو دلیل پیش کرتے ہیں (یعنی اتفاق علماء) وہ خود انہی کے مذہب کی رو سے نہایت کمزور و بودی ہے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں۔

"امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔" (صفحہ ۱۴۲ ازالہ اوہام)

پس اس جگہ مرزا صاحب کا "اتفاق علماء" وہ بھی کسی غیر منصوص اجتہادی مسئلہ میں نہیں۔ بلکہ "صریح حدیث" کے خلاف پیش کرنا ان کے غیر صادق، خود غرض، مطلب پرست، مغالطہ باز ہونے پر ایک قوی دلیل ہے۔ قطع نظر اس وقت پرستی کے تیسری صدی ہجری سے بارہویں صدی تک کروڑہا علماء حقانی جنت الفردوس کو سدھارے ہیں۔ ہم ببانگ دہل کہتے ہیں کہ ان کروڑہا علماء کا تو درکنار، ان میں سے صرف ایک لاکھ نہ سہی پچاس ہزار، یہ بھی چھوڑو پچیس ہزار، اقل درجہ ایک ہزار علماء کی تحریرات سے بھی اگر مرزائی اصحاب یہ ثابت کر دیں کہ حدیث "الآیات بعد المائتین" سے مراد تیرہویں صدی ہے جو ظہور مسیح موعود کیلئے مقرر ہو (صفحہ ۶۸۳ ازالہ) تو ہم انہیں اس دعوے میں سچا مان لینگے۔ اگر وہ ثابت نہ کر سکیں (اور ہرگز نہ کر سکینگے) تو انہیں لازم و واجب ہے کہ آیت "انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بایات اللہ" کے ماتحت مرزا صاحب کے ۔۔۔۔ ہونے کا اقرار کریں۔

میں کہتا ہوں کہ اگر بفرض محال اس حدیث کا یہ منشاء ہوتا کہ آیات تیرہویں صدی کے شروع میں ظاہر ہونگی، تو بھی اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا کہ مسیح ابن مریم بھی تیرہویں صدی میں آجائیگا۔ یا سب کی سب نشانیاں جن میں قیامت بھی شامل ہے اسی تیرہویں صدی ہی میں ظاہر ہو جائینگی۔ پس مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ "آیات تیرہویں صدی میں ظہور پذیر ہونگی

اس پر **قطعی اور یقینی** دلالت کرتی ہے کہ مسیح موعود کا تیرہویں صدی میں ظہور یا پیدائش واقع ہو" کسقدر مغالطہ سے پُر ہے۔ دوستو! کیا "قطعی اور یقینی" دلیل اسی طرح کی ہوتی ہے کہ اس کے تمام کے تمام مقدمات نظری، شعری، خود غرضانہ نفس پرستی پر مبنی ہوں۔ آہ مرزا صاحب عیسائیوں کے مقابلہ پر تو بڑی شورا شوری سے فرماتے ہیں کہ

"دلیل اس کو کہتے ہیں جو قطعیۃ الدلالت اور فی نفسہ روشن اور بدیہی[1] ہو اور کسی امر کی مثبت ہو نہ خود محتاج ثبوت۔ کیونکہ اندھا اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا × × ہر ایک شخص یہی چاہتا ہے کہ جن دلائل کو تسلیم کرانا چاہتا ہے وہ ایسی شافیہ کافیہ دلائل ہوں کہ کوئی جرح ان پر وارد نہ ہو سکے۔" (صفحہ ۱۴۵ جنگ مقدس تقریر مرزا ۲۹۔ مئی ۱۸۹۳ء)

مگر خود ایسی اندھی بلکہ اوندھی دلائل اپنی دعوے پر پیش کرتے ہیں جنہیں کوئی بھی تسلیم نکرے بلکہ دور ہی سے لاحول پڑھے۔ پھر اس بیچارگی، بے مائیگی، بے بضاعتی پر شور تحریر اور زور زبان کا یہ عالم ہے کہ "الآیات بعد المأتین سے مراد تیرہویں صدی ہے جو ظہور مسیح موعود × × × ہیں۔" ناظرین! ملاحظہ ہو چند ہی سطر پہلے تحریر کیا کہ "مسیح موعود کا تیرہویں صدی میں ظہور یا **پیدائش** واقع ہو۔" مگر یہاں صرف "ظہور" میں محصور کر دیا۔ حالانکہ خود ان کے قول کے مطابق پیدائش اور ظہور میں ۴۰ سال کا فاصلہ ہے (صفحہ ۵ اربعین نمبر ۲) خیر یہ تو مرزا صاحب کی ایک معمولی سی اختلاف بیانی ہے جس کی بیسیوں نہیں سیکڑوں امثلہ ان کی تحریرات میں موجود ہیں۔ بہر حال اگر مرزا صاحب کی اس تمام کھینچ تان کو صحیح مانا جائے یعنی یہ کہ الآیات بعد المأتین سے تیرہویں صدی مراد ہے، اور یہ بھی مان لیا جائے کہ تیرہویں صدی ہی میں مسیح موعود کا ظہور لازمی ہے، تو بھی آپ اس حدیث کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مرزا صاحب کی اس تحریر کی رو سے مسیح موعود کا ظہور شروع تیرہویں صدی یعنی سنہ ۱۲۰۱ھ میں ہونا بموجب "اتفاق علماء" ضروری و لازمی ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب خیریت سے بقول خود ایک سو سال بعد ظاہر ہوئے۔ جیسا کہ انکی مندرجہ ذیل تحریرات اسپر شاہد ہیں۔

(۱) "سلف صالح میں سے بہت سے صاحب مکاشفات مسیح کے آنے کا وقت چودہویں صدی

(صفحہ ۱۸۵ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵)

[1] بدیہات کی تعریف یہ ہے کہ جس سے دس برس کا بچہ بھی انکار نہ کر سکے مثلاً ایک اور ایک دو یہ امر بدیہی

کا شروع سال بتلا گئے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ[۵۲] صاحب کی بھی یہی رائے ہے۔" (ص۱۸۶ ازالہ)

(۲) "غلام احمد قادیانی اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی تیرہ سو کا عدد جو اس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرہویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے۔" (ص۱۶ تریاق القلوب)

قارئین کرام! اگر اس امر کو نظر انداز بھی کیا جائے کہ مرزا صاحب کی دلائل کتنی لغو و لچر ہیں کہ اپنے نام کے ساتھ اپنی بستی کے نام کو بھی شامل کر کے بحساب اعداد جمل اپنا سنہ ظہور بتلایا جاتا ہے، تو بھی ان عبارات سے صاف عیاں ہے کہ مرزا صاحب بجائے شروع تیرہویں صدی میں ظاہر ہونے کے سو سال بعد شروع چودھویں صدی میں آئے تھے۔ پس ان کا حق نہیں کہ حدیث "الآیات بعد المائتین" سے جسکو ہیرا پھیری سے تیرہویں صدی پر چسپاں کیا تھا، دلیل پکڑیں۔

(باقی دارد)

گلدستہ اخبار

—— خلیفہ قادیان وسط نومبر سے بیمار ہیں۔ ۲۲ نومبر کے الفضل سے معلوم ہوا ہے کہ ہنوز مکمل صحت حاصل نہیں ہوئی۔ (ناظرین دعا کریں)۔

—— ناظر امور عامہ قادیان نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ چونکہ احمدیوں (مرزائیوں) کے نکاح آپس ہی میں ہو سکتے ہیں اسواسطے خواہشمند احباب اگر جلسہ سالانہ پر اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو ہمراہ لے آیا کریں تو دفتر ہذا کی معرفت فریقین اپنی مرضی کے مطابق ایسے معاملات طے کر لیا کریں۔ (یہ بہت اچھا طریقہ ہے جلسہ بھی دیکھ گئے اور رشتے بھی کر گئے۔ مگر جلسہ سے پہلے تصویرات بھیجا کریں تو مقابلہ کرنے میں آسانی ہو)۔

—— بمبئی میں پولیس نے ۲۱ سرکردہ کانگرسی کارکن گرفتار کئے ہیں جن کے متعلق اسے یقین ہے کہ وہ سول نافرمانی کے محرک ہیں۔

—— افواہ ہے کہ مالی حالت کو مدنظر رکھکر بنگال میں تین وزراء میں سے ایک وزیر کو کم کر دیا جائیگا۔

—— گورنر بنگال ٹینس کھیل رہے تھے کہ گر جانیکی وجہ سے آپ کا شانہ (کندھا) اُتر گیا۔

۵۲ یہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر مرزا صاحب کا صریح افترا ہے جھوٹ ہے بہتان ہے۔